احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ہفتہ 24 جنوری 2004ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 24 جنوری 2004ء، یکم ذوالحج 1424 ہجری - 24 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 21

حج کی اہمیت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا سب سے بہتر عمل کونسا ہے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔ پوچھا گیا پھر کونسا فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد پوچھا گیا پھر کونسا فرمایا: خالص مقبول حج۔

(صحیح بخاری کتاب الحج باب فضل الحج حدیث نمبر 1422)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عبادات کے دو حصے تھے۔ ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے (-) (البقرہ: 166) اور دنیا کی ساری محبتوں کو غیر فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جاوے۔

یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔ ان دونوں قسم کے حقوق کے ادا کرنے کے لئے یوں تو ہر قسم کی عبادت اپنے اندر ایک رنگ رکھتی ہے، مگر ...... نے دو مخصوص صورتیں عبادت کی اس کے لئے مقرر کی ہوئی ہیں۔

خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اس سے محبت کیونکر کرسکتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا۔ اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں ترقی کرے گا۔ اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔

پس ...... نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت نماز کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے اور محبت کی حالت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے۔ خوف کے جس قدر ارکان ہیں وہ نماز کے ارکان سے بخوبی واضح ہیں کہ کس قدر تذلل اور اقرار عبودیت اس میں موجود ہے۔ اور حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔ سیالکوٹ میں ایک عورت ایک درزی پر عاشق تھی۔ اسے بہتیرا پکڑ کر رکھتے تھے۔ وہ کپڑے پھاڑ کر چلی آتی تھی۔ غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے۔ وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے۔ دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے۔ جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ ...... نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔ نادان ہے وہ شخص جو اپنی نابینائی سے اعتراض کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 224)

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرتؐ کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جاسکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 287)

تاریخ قدرت ثانیہ کی دوسری عیدالاضحیہ

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت مولانا نورالدین بھیروی کے عہد مبارک کی دوسری عیدالاضحیہ 24 دسمبر 1909ء کو تھی ۔ اس روز مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں جس طرح یہ مقدس تقریب شمع احمدیت کے پروانوں نے اپنے محبوب ومقدس امام کی قیادت میں مخصوص روحانی اور پرکیف ماحول میں منائی اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے مدیر ''الحکم'' حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے لکھا:

''حج کا اجتماع بہت ہی قومی بھلائیوں کا ذریعہ ثابت ہوتا تھا۔ ملک کے مختلف حصوں سے لوگ جمع ہوتے تھے۔اور خلیفہ وقت کو خود ان کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ ملتا تھا اور مختلف شہروں کے لوگوں سے وہاں کے عمال اور حکام کے متعلق کونفیڈینشلی حالات معلوم کرتا تھا۔اور خود اپنی ذات کے متعلق بھی لوگوں کے خیالات کا اندازہ کرنے کا اسے موقعہ ملتا تھا۔خلیفہ خود امیر الحج ہوتا تھا۔یا اپنے ارکان حکومت میں سے کسی کا انتخاب کرتا اور خطبہ میں خلیفہ کے مفاخر اور محاسن کے ساتھ اس کی اطاعت اور فرمان پذیری کی تعلیم ہوتی تھی.........

چونکہ......... سلطنت کے ساتھ بجز موجودہ باامن حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری اور وفاداری کے ہمیں کوئی واسطہ نہیں اس لئے خلیفۃ المسیح کو ضرورت نہیں کہ وہ عمال کے حالات معلوم کرے اور اپنی ذات کی نسبت لوگوں کے خیالات کا اندازہ کرنے کی بھی کوئی حاجت نہیں جب کہ اس کے ہاتھ پر بیعت اطاعت وارشاد کرنیوالوں نے **اسے بے نفس اور باخدا امام یقین کر کے ہاتھ رکھا ہے۔اور آج سے نہیں سالہا سال سے اسے ماننے والے جانتے ہیں کہ اس کی طبیعت میں خلوق کی طرف سے بلحاظ اپنی احتیاجوں کے استغنی اور بلحاظ اس کی ہمدردی کے اضطراب ہے** بہرحال حضرت نے عید کی نماز کی دو رکعت پڑھانے کے بعد خطبہ پڑھا۔خطبہ میں آپ نے عید کی فلاسفی بتائی اور اقوام عالم میں کسی نہ کسی رنگ میں میلوں اور عیدوں کے منانے کے رواج کا ذکر کیا.........

چونکہ عید قربان کا خطبہ تھا اس لئے آپ نے خطبہ میں قربانی کی حقیقت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نہ گوشت کا بھوکا ہے اور نہ وہ لہو کا خواہشمند وہ خود کھانا دیتا ہے اس کو کوئی کھانا نہیں دیتا۔ اس لئے وہ ان چیزوں کا خواہشمند نہیں بلکہ یہ تو ایک تصویری زبان ہے اور اس کے ذریعہ ایک اور بات کی تعلیم مقصود ہے جس کا نام تقویٰ ہے......... پھر فطرۃ انسانی کی بنا پر آپ نے کل دنیا میں قربانی کے مسئلہ کی عملی تسلیم کا ذکر کیا اور بتایا کہ انسانی فطرت میں یہ امر داخل ہے کہ ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان ہوتا ہے اس امر کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور ضمناً ان لوگوں کے اعتراضوں کا جواب سمجھایا جو مسئلہ قربانی پر کرتے ہیں۔ پھر قربانی کی اصل موجب محبت کی حقیقت بتائی کہ کس طرح پر انسان محبت کے کرشموں کی نذر جان تک کر دیتا ہے پھر محبت کی جڑھ حسن اور احسان بتا کر اپنے خطبہ کی سورۃ فاتحہ میں بیان کردہ صفات الٰہی کی تصریح فرمائی اور عبادت کا مغز بتایا کہ کیا ہے۔ اور عبادت کے اصولوں سے واقفیت کے لئے ضرورت نبوت پر بحث کی اور پھر نبی کی محبت کے مقابلہ میں دنیا کے باقی محبوبوں کی محبت کی قربانی کی ضرورت بتائی کہ انسان کامل الایمان اس حالت میں ہو سکتا ہے جب کہ اللہ کے رسولوں اور اس کے خلفاء اور نواب کے حضور اپنی محبت کے تعلق کو کامل کرے اور سچی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرے......... **عرفہ کے روز حضرت نے خصوصیت سے دعاؤں کے لئے تاکید فرمائی**۔اور آپ نے حاضرین اور غائبین کے لئے ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کیں آپ دعائیں تو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جماعت کے لئے کرتے ہیں مگر جس غرض کے لئے میں نے ان دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔ وہ صرف ایک بات کا احباب تک پہنچانا ہے اور میری غرض جماعت کی اس محبت کو جو وہ اپنے امام کے ساتھ رکھتی ہے بڑھانا ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے دعا کی ہے کہ یا رب العالمین میری یہ دعائیں جو میں نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں ان کو عازمان حرم کی دعاؤں میں ملا کر قبول کر جو منیٰ کے مقام پر تیری حمد اور تکبیر کرتے ہیں میں نے حضرت کے الفاظ کا مفہوم ادا کیا ہے یہ دعا کا ایک نیا طریق ہے جو اپنے طرز عمل سے حضرت نے ہمیں بتایا ہے۔ **غرض دارالامان کی عید خدا کے فضلوں کا ایک نمونہ تھی اور خدا کا احسان ہے کہ دنیا میں صرف ایک ہی جماعت ہے جس کے لئے اس کا امام خدا تعالیٰ کے حضور ایسے رنگ میں ہاتھ اٹھاتا ہے جو اسی کا حصہ ہے اور جس کی قبولیت کی اسے بشارت ملی ہے**۔(الحکم 28 دسمبر 1909ء صفحہ 3)

☆ دینی کوششیں دعا کے بغیر بے قیمت ہیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

(رپورٹ: چوہدری افتخار حسین ناظر۔ جنرل سیکرٹری ناروے)

جماعت احمدیہ ناروے کا 21واں جلسہ سالانہ

21,20 ستمبر 2003ء

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ سالانہ 20 ستمبر کو Tukerud سکول اوسلو میں شروع ہوا۔ جلسہ کی افتتاحی تقریب ٹھیک گیارہ بجے لوائے احمدیت لہرانے سے ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ خدام نے اس تقریب کے وقت صل علی اور ترانہ 'پرچم صبر وایماں' پڑھا۔

پہلے اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب مہمان خصوصی نے کی۔اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور اس کے اردو اور نارویجین ترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔بعدہ مکرم امیر صاحب ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ عیب چینی اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا کرنا بری بات ہے۔اپنے بھائیوں سے ہمدردی کا تعلق رکھیں۔حضور انور نے اپنے پیغام میں حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام کا حوالہ بھی دیا جس کا لب لباب یہ ہے کہ لوگوں کی بھلائی کے لئے تیار رہیں۔نالائق لوگوں کی طرح نہ بنیں۔ایسے بنیں کہ آپ کی برکات دنیا میں پھیلیں۔ افتتاحی تقریر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کی۔

اجلاس دوئم کی صدارت مکرم زرتشت منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے کی۔تلاوت قرآن اور عربی قصیدہ کے بعد مکرم سید کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امن کا پیغمبر'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم فواد محمود خان صاحب نے ''برکات خلافت'' پر تقریر کی۔اجلاس دوم کی آخری تقریر مکرم نیشنل امیر صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا ''مغربی معاشرہ میں تربیت اولاد کے مسائل اور ان کا حل''۔ پہلے روز اجلاس کی حاضری مردانہ جلسہ گاہ میں 315 اور زنانہ جلسہ گاہ میں 378 تھی اس طرح کل حاضری 693 رہی۔الحمدللہ۔

پروگرام وقف نو

مہمان خصوصی کے ساتھ واقفین نو بچوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں آپ نے بچوں اور بچیوں کا تربیتی اور تعلیمی جائزہ لیا۔

دوسرا دن

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی بادوباراں کی وجہ سے قدرے تاخیر سے ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم نور احمد بولستاد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے نارویجین ترجمہ کے بعد تقاریر ہوئیں اس جلاس میں مغربی معاشرہ اور موجودہ صورت حال کے پیش نظر عناوین کا انتخاب کیا گیا تھا۔اور زیادہ تر نارویجین مقررین کے لئے وقت مقرر تھا۔مکرم بلال احمد عطا صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود کے واقعات بیان کئے۔ دیگر مقررین میں سے مکرم ظہور احمد صاحب، مکرم فیصل سہیل صاحب مکرم محمد محسن باسط قریشی صاحب نے جماعت احمدیہ اور جہاد، دین میں عورت کا مقام، عقائد مسیحیت کا تجزیہ وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم نور احمد بولستاد صاحب کی تھی جس کا عنوان ''دین اور بنیادی حقوق انسانی'' تھا یہ اجلاس ساڑھے تین بجے ختم ہوا۔اس کے بعد نماز وطعام کا وقفہ تھا۔اس دوران ہی احباب نے لجنہ کی طرف سے لگائی گئی نمائش دیکھی جو بہت عمدگی سے ترتیب دی گئی تھی۔

اختتامی اجلاس میں نارویجین مہمانوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔جن میں پارلیمنٹ کے ممبر اور ڈپٹی چیئرمین Mr. Age اور ڈپٹی ممبر پارلیمنٹ Mr. Kjell Tovan کے علاوہ سابق میئر Per-o-Lund اور سٹی کونسلر اوسلو Mr. Andreas Bhering اور سٹی کونسلر مسز سمیرا منیر صاحبہ شامل تھے۔

تمام سیاسی شخصیتوں نے اور ایک مذہبی شخصیت جن کا تعلق عیسائیت سے تھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ان شخصیتوں میں سے اکثر کو حضور سے شرف ملاقات رہا۔اس موقع پر حضور کے ناروے کے دوروں کی جھلکیاں بھی دکھائی گئیں۔یہ ایک بڑا ہی جذباتی منظر تھا۔

اس جلسہ کی اختتامی تقریر مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی تھی آپ نے ''خلافت اور ہماری ذمہ داریاں'' پر تقریر کی۔جلسہ میں دو نومبائعین اور دو غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ ایک اخباری خاتون جرنلسٹ نے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کا انٹرویو لیا جو اخبار میں شائع ہوا۔اختتامی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ کی حاضری زنانہ جلسہ گاہ میں 400 اور مردانہ جلسہ گاہ میں 327 رہی۔اس طرح کل حاضری 727 تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کی برکات سے تمام شرکاء کو وافر حصہ عطا فرمائے۔آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2003ء)

☆ واقفین نو کی صحت کا معیار بلند کریں اور تعلیم کے سلسلہ میں بھی ان کا دائرہ وسیع کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جسمانی تربیت اور صحت مند تفریحات

سیرت النبیؐ اور اسوۂ صحابہؓ کی روشنی میں

عبدالسمیع خان. ایڈیٹر الفضل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متبعین کی روحانی اور ذہنی نشوونما کے ساتھ ان کو جسمانی طور پر نہایت مضبوط اور جفاکش بنانا چاہتے تھے اس لئے کہ شریعت حقہ کی ذمہ داریاں اور اس دور کے تقاضے خاص طور پر اس کا تقاضا کرتے ہیں۔ اللہ کے دین کا گھر گھر پیغام پہنچانا، خدا کی خاطر ماریں کھانا اور قسما قسم کی اذیتیں برداشت کرنا، رضائے الٰہی کی خاطر روزہ اور حج کی عبادات بجالانا، دن کو میدان جہاد میں داد شجاعت دینا اور رات کو گھنٹوں قیام کرنا اور سربسجود ہونا، مخلوق کی بھلائی کے لئے سرگرم ہونا، دکھوں کو آسانیوں میں بدلنا اور غم کے ماروں کی بہبود کے لئے سرگرم عمل ہونا یہ سارے امور دردمند دل، صحت مند دماغ، توانا جسم اور متحرک جذبوں کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں میں یہی کیفیات دیکھنا چاہتے تھے۔

اسی لئے آپ نے مردوں کو سونا پہننے، ریشم کے کپڑے استعمال کرنے اور زنانہ عادات اختیار کرنے عورتوں سے مشابہت پیدا کرنے اور ایسی تمام آسائشوں سے بھی روک دیا جو مردوں کے اندر سستی، کاہلی اور سہل پسندی پیدا کردیں۔ گویا

بھولیومت کہ نزاکت ہے نصیب نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو

صحت کو برقرار رکھنے کے لئے آپ نہ صرف حلال اور طیب غذا استعمال کرنے کی ترغیب دیتے بلکہ پرخوری سے بھی روکتے اور فرماتے کہ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھاؤ اور بھوک مٹنے سے تھوڑا پہلے ہاتھ روک لو۔

روایت ہے کہ ایک بادشاہ نے مدینہ میں اپنا ایک حکیم بھجوایا تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی صحت کا خیال رکھے۔ مگر ایک عرصہ تک مدینہ میں قیام کے باوجود اس کے پاس مریض نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس نے رسول اللہؐ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ بیماری کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے جب تک اچھی طرح بھوک نہ ہو۔ اور جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو پیٹ بھرنے سے پہلے کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔

درحقیقت پرخوری ہی بیماریوں کی ماں ہے۔ اس کے علاوہ آپ منہ اور دانتوں کی صفائی کی خاص تلقین فرماتے تھے۔ صحت کو برقرار رکھنے کی خاطر آپ مناسب کھیلوں کی طرف توجہ دیتے تھے۔ چنانچہ اس دور کی کھیلوں میں پیدل چلنا دوڑنا، نیزہ بازی، تیر اندازی اور گھوڑ سواری کی آپ نے خاص طور پر حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور بعض اوقات ایسے مقابلوں کا انعقاد بھی کرواتے جو صحت مند تفریح مہیا کریں۔ اور اس سلسلہ میں اپنے ذاتی نمونہ سے ان کی رہنمائی فرماتے۔ اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی سیرت کے چند امور پیش خدمت ہیں۔

تیراکی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے ساتھ 6 سال کی عمر میں مدینہ گئے تھے۔ اور ایک ماہ وہاں قیام فرمایا تھا۔ آپ وہاں بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے اور وہاں آپ نے تالاب میں تیرنے کی مشق بھی کی۔ چنانچہ ہجرت کے بعد آپ نے صحابہ کو وہ تالاب بھی دکھایا۔

(سیرت خاتم النبیین ص98)

سستی سے نفرت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سستی کاہلی اور بزدلی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من ارذل العمر حدیث نمبر 5894)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو اس میں بڑا وقار اور تمکنت ہوتی تھی اور سستی کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا تھا۔

(مسند احمد حدیث نمبر 2876)

پیدل چلنا اور دوڑ لگانا

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ چلتے تو قدم تیزی سے اٹھاتے گویا آپ نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ (شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی طرف جاتے تھے کبھی پیدل اور کبھی سوار ہوکر۔ اور پھر دو رکعت ادا کرکے واپس آتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب مسجد قبا حدیث نمبر 1117)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوالدداحؓ کے جنازہ کے ساتھ پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس آئے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الجنائز حدیث نمبر 935)

دوڑ لگانا

جدید سائنس اور ڈاکٹر حضرات یہ بات تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ دوڑ لگانا یا پیدل چلنا بہترین جسمانی ورزش ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں پہلے ہی سستی سے دور رہنے اور چاق و چوبند رہنے کی تعلیم فرمادی تھی۔

اس لئے آپؐ خود بھی دوڑ لگاتے اور صحابہؓ کو بھی اس کی بخوشی اجازت فرماتے۔

دوڑ کا مقابلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ لگائی تو حضرت عائشہؓ آگے نکل گئیں۔ بعد میں ایک دفعہ پھر دوڑ کا مقابلہ ہوا تو آپؐ آگے نکل گئے آپؐ نے فرمایا اے عائشہ یہ پہلے مقابلہ کا بدلہ ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب السبق علی الرجل حدیث نمبر 2214)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ شجاعت و بہادری خصوصاً پیدل تیز دوڑنے میں صحابہ میں ممتاز تھے صاحب اصابہ لکھتے ہیں کان من الشجعان ویسبق الفرس عدواً یعنی وہ بہادروں میں سے ایک تھے، اور دوڑ میں گھوڑوں سے مقابلہ کرتے تھے اور ان سے آگے بڑھ جاتے تھے صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواروں میں بہتر ابوقتادہ اور پیادوں میں سلمہ بن اکوع ہیں، اس تعریف کے بعد سلمہ کو دو حصے دیے، سوار کا الگ اور پیدل کا الگ۔

(الاصابہ جلد 2 ص67)

حضرت سلمہؓ کی دوڑ کے کئی واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں 7ھ میں غزوہ ذی قرد میں حضرت سلمہ کی شجاعت اور تیز رفتاری کا ایک عجیب واقعہ ظہور پذیر ہوا غابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس اونٹنیاں چرتی تھیں۔ حضرت ابوذر غفاریؓ ان اونٹنیوں کی دیکھ بھال پر مامور تھے۔ ایک رات اچانک قبائل غطفان کی شاخ بنوفزارہ کے سردار عیینہ بن حصن الفزاری نے چالیس سواروں کے ساتھ وہاں حملہ کیا۔ مقابلہ کے دوران انہوں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کے بیٹے کو شہید کردیا اور آپؓ کی بیوی کو قید کرلیا۔ ابوذرؓ خود ان کے حملہ سے بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ لوگ اونٹنیوں کے بند کھول کر اپنے علاقہ کی طرف روانہ ہو رہے تھے۔ (سیرت حلبیہ غزوہ ذی قرد) نماز فجر کی اذان سے پہلے اتفاقاً حضرت سلمہ بن الاکوعؓ وہاں گئے۔ گھوڑے پر ان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام رباح بھی سوار تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ فزاری ڈاکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو چرا کر لے جارہے ہیں۔ یہ دیکھ کر سلمہؓ نے رباحؓ سے کہا فوراً جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو کہ آپ کی اونٹنیاں فزاری ڈاکو لئے جا رہے ہیں۔ رباح کو روانہ کرنے کے بعد خود سلمہؓ نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر مدینہ کی طرف منہ کرکے بآواز بلند تین مرتبہ واصباحاہ پکارنے لگے۔ (اس کلمہ سے صبح کے وقت کی مصیبت سے خبردار کرنا مقصود تھا)۔ یہ آوازیں دے کر سلمہؓ ان فزاری ڈاکوؤں کے پیچھے ہولئے۔

حضرت سلمہؓ دوڑنے میں بے حد سبک، تیر اندازی میں غیر معمولی کہنہ مشق تھے باوجود اس کے کہ وہ تن تنہا تھے، جب پورے اعتماد کے ساتھ دشمن پر جھپٹے تو اُن کے سامنے وہ چالیس فزاری ڈاکو اپنی سواریوں سمیت بے بس ہوگئے۔ حضرت سلمہؓ ان پر تیر برساتے اور ساتھ یہ رجز کہتے

وانا ابن الاکوع الیوم یوم الرضع

میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کے انجام کا دن ہے۔

ایک موقع پر دشمنوں میں سے ایک سوار جب سلمہؓ کی طرف آیا تو آپ نے درخت کی اوٹ سے اس پر تیر چلایا اور اسے زخمی کردیا اور جب وہ لوگ ایک تنگ گھاٹی میں سے گزرے تو یہ بھاگ کر ان سے پہلے اس چٹان پر چڑھ گئے اور تاک کر ان پر پتھر برسائے۔ یہ مسلسل ان کے پیچھے پڑے رہے یہاں تک کہ ان کو عاجز کردیا اور ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

تقریباً ساری اونٹنیاں بھی چھڑوالیں لیکن ان کا تعاقب پھر بھی جاری رکھا۔ فزاریوں نے اپنے بوجھ ہلکے کرنے کے لئے اپنے تیس سے زائد نیزے اور چادریں تک بھی پھینک دیں۔ وہ جو چیز پھینکتے اس پر سلمہؓ پتھر سے نشان لگا دیتے تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو حقیقت حال کا علم ہوتا رہے۔ چاشت کے وقت فزاری کا ایک بیٹا اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے آیا۔ جب وہ ایک تنگ گھاٹی کے پاس بیٹھ کر کچھ کھانے میں معروف ہوئے تو سلمہؓ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ فزاری کے بیٹے کی نظر جب آپؓ پر پڑی تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواباً انہوں نے ساری تفصیل سناتے ہوئے اسے بتایا کہ یہ شخص صبح سے ہم پر تیر برسا رہا ہے اور ہماری سب اشیاء بھی چھین چکا ہے۔ یہ سن کر اس نے ان سے کہا کہ تم میں سے چار افراد جائیں اور اس کا خاتمہ کر آئیں۔ چنانچہ ان میں سے چار آدمی سلمہؓ کی طرف آنے لگے۔ وہ جب اتنے قریب ہو گئے کہ ان کا آپس میں بات کرنا ممکن ہو گیا تو سلمہؓ نے ان سے پوچھا۔ کیا تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے جواب نفی میں دیا۔ سلمہؓ نے کہا۔ میں سلمہ بن الاکوع ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف و مرتبہ عطا کیا، میں تم میں سے جسے مارنا چاہوں وہ مجھ سے ہرگز بچ نہیں سکے گا لیکن تم میں سے اگر کوئی مجھ تک پہنچنا چاہے تو یہ اس کے لئے ہرگز ممکن نہیں ہو گا۔ اس کے بعد انہوں نے آگے بڑھنے کی جرات نہیں کی اور ڈر کر واپس لوٹ گئے اور یہ اپنی جگہ قائم رہے۔ اسی اثناء میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے سوار درختوں کی اوٹ سے رونما ہو رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ بڑے تحمل کے ساتھ پیش رفت فرما رہے تھے لیکن حضرت سلمہؓ بھاگتے ہوئے دشمن کے تعاقب میں اس قدر دور نکل گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے لشکر کا غبار بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اب سورج غروب ہونے کو تھا کہ فزاریوں نے پیاس بجھانے کے لئے ذوقرد گھاٹی میں ایک چشمہ کی طرف رخ کیا۔ یہ جگہ غطفانی علاقہ کے قریب تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت سلمہؓ ابھی تک ان کے تعاقب میں ہیں تو وہ خوف سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پی سکے اور پھر بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ سلمہؓ کے تعاقب سے بے حد عاجز آ چکے تھے۔ ان کا ایک سوار جب سلمہؓ کے نشانہ پر آیا تو آپؓ نے تیر چلایا اور وہی رجز پڑھی۔

وانا ابن الاکوع　　الیوم یوم الرضع

یہ تیر اس کے کندھے کو چھید گیا۔ اس زخمی شخص نے کراہ کر کہا۔

”میری ماں روئے! کیا تو صبح والا ہی اکوع ہے؟“ سلمہؓ نے جواب دیا۔ ”ہاں میں وہی صبح والا ہوں۔“

ان فزاریوں کے دو گھوڑے بھی پیچھے رہ گئے تھے۔ سلمہؓ ان کو لے کر واپس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ آئے۔ آپؐ اس وقت ذوقرد گھاٹی میں اسی چشمہ پر تشریف لا چکے تھے۔ آپؐ نے اپنی تمام اونٹنیاں جو ڈاکوؤں سے چھڑوالی گئی تھیں، نیز ان کے تیر اور چادریں بھی جو وہ پیچھے چھوڑ گئے تھے، جمع کروائیں۔ وہاں حضرت بلالؓ نے ایک اونٹنی ذبح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کی کلیجی اور کوہان بھونی۔

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب غزوہ ذی قرد و ابن سعد و زرقانی غزوہ ذی قرد)

سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے ہی عرض کی کہ میں نے ان لوگوں کو پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ شدت پیاس سے ان کا برا حال تھا پس اس وقت چند لوگوں کو ان کے پیچھے بھجوائیں۔ آپؐ نے فرمایا

یا ابن الاکوع! ملکت فاسجح

اے ابن اکوع! تو نے ان پر قابو پالیا ہے تو اب چھوڑ بھی دے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذی القرد)

اس غزوہ سے واپسی کے سفر میں حضورؐ نے ان کو بڑے لطف و کرم سے اپنی اونٹنی عضباء پر اپنے ساتھ سوار کر لیا۔ جب کہ دوسرے صحابہ کرامؓ اپنی اپنی سواریوں پر آپؐ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ یہ مقدس قافلہ ابھی مدینہ منورہ سے کئی میل دور تھا کہ ایک انصاری صحابی جن کو اپنی تیز رفتاری پر بڑا ناز تھا، بار بار یہ آواز لگانے لگے: کوئی مدینہ تک دوڑ میں مجھ سے بازی لے جا سکتا ہے۔ حضرت سلمہؓ بن الاکوع کے کانوں میں ان کی یہ آواز پڑی تو انہوں نے پکار کر ان سے کہا: کیا تم کسی معزز شخص کی عزت نہیں کرتے؟ کیا تم کسی شریف آدمی سے نہیں ڈرتے؟

انہوں نے جواباً کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی سے نہیں“۔ حضرت سلمہؓ نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے اجازت دیں کہ میں اس کے ساتھ دوڑ لگاؤں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جیسے تمہاری مرضی“۔ اب حضرت سلمہؓ نے انصاری صحابی سے مخاطب ہو کر کہا: تیار ہو جاؤ، میں تمہارے ساتھ دوڑ لگاؤں گا۔

چنانچہ دونوں اپنی اپنی سواریوں سے اتر پڑے اور مدینے کی جانب دوڑنے لگے۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسے تھوڑی دیر مہلت دی اور اپنے آپ کو اس سے پیچھے رکھا۔ پھر میں دوڑ کر اس سے مل گیا اور اس کے بازوؤں پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: خدا کی قسم، اب میں تجھ سے آگے بڑھا۔ وہ ہنس دیا اور کہنے لگا: میرا بھی یہی خیال ہے۔ اور پھر مدینے کے قریب میں اس سے آگے بڑھ گیا۔

(تاریخ طبری جلد 2 ص 107)

خیبر کے بعد غزوۂ ثقیف و ہوازن ہوا اس غزوہ کے دوران ایک جاسوس مسلمانوں کے لشکر گاہ میں اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس کو باندھ کر مسلمانوں کے ساتھ ناشتہ میں شریک ہو گیا، اس کے بعد چاروں طرف نظر ڈال کر مسلمانوں کی طاقت کا جائزہ لیا اور سوار ہو کر تیزی سے نکل گیا، اس طرح اچانک آنے اور فوراً چلے جانے سے مسلمانوں کو جاسوسی کا شبہ ہوا، ایک شخص نے اونٹ پر اس کا تعاقب کیا مگر حضرت سلمہ پیدل دوڑ پڑے اور اونٹ سوار کو جا کر پکڑ لیا، اور تلوار کا ایسا کاری وار کیا کہ ایک ہی وار میں وہ ڈھیر ہو گیا اور اس کی سواری پر قبضہ کر کے واپس ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو پوچھا، اس شخص کو کس نے قتل کیا، لوگوں نے عرض کیا سلمہؓ نے، فرمایا تو مقتول کا سب سامان ان کا ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 15939)

گھوڑسواری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑے کی سواری نہایت مرغوب تھی آپؐ فرمایا کرتے **الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ** یعنی گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی اور خیر رکھ دی گئی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الخیل معقود حدیث نمبر 2638)

گھوڑوں کے علاوہ گدھے، خچر، اونٹ پر آپؐ نے سواری فرمائی ہے۔ آپؐ کے خاص سواری کے گھوڑے کا نام لحیف تھا، گدھے کا نام عفیر اور خچر کا نام دلدل اور حیہ اور اونٹنیوں کا نام قصواء اور عضباء تھا۔

مدینہ سے باہر ایک میدان تھا جس کی سرحد حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک 6 میل تھی یہاں گھوڑ دوڑ کی مشق کرائی جاتی تھی۔ گھوڑے جو مشق کے لئے تیار کرائے جاتے تھے ان کی تیاری کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے ان کو خوب دانا گھاس کھلاتے تھے۔ جب وہ موٹے تازے ہو جاتے تو ان کی غذا کم کرنی شروع کرتے اور گھر میں باندھ کر چار جامہ کستے، پسینہ آتا اور خشک ہو جاتا۔ روزانہ یہ عمل جاری رہتا۔ رفتہ رفتہ جس قدر گوشت چڑھ گیا تھا خشک ہو کر ہلکا پھلکا، چھریرا بدن نکل آتا، یہ مشق چالیس دن میں ختم ہوتی۔

گھوڑ دوڑ کا اہتمام حضرت علیؓ کے سپرد تھا۔ انہوں نے اپنی طرف سے سراقہ بن مالک کو یہ خدمت سپرد کی اور اس کے چند قاعدے مقرر کئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ گھوڑوں کی صفیں قائم کی جائیں اور تین دفعہ پکار دیا جائے کہ جس کو لگام درست کرنی یا بچہ کو ساتھ رکھنا یا زین الگ کر دینی ہو الگ کر لے۔

2۔ جب کوئی آواز نہ دے تو تین دفعہ تکبیریں کہی جائیں، تیسری تکبیر پر گھوڑے میدان میں ڈال دیئے جائیں۔

3۔ گھوڑے کے کان آگے نکل جائیں تو سمجھ لیا جائے کہ وہ آگے نکل گیا۔

حضرت علیؓ خود میدان کے انتہائی سرے پر بیٹھ جاتے اور ایک خط کھینچ کر دو آدمیوں کو دونوں کناروں پر کھڑا کر دیتے۔ گھوڑے ان ہی دونوں کے درمیان سے ہو کر نکلتے۔

(سنن دارقطنی کتاب السبق بین الخیل حدیث نمبر 22 جلد 4 ص 305)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک۔ یہ گھوڑے خاص طور پر اس مقصد کے لئے تیار کئے گئے تھے یہ 6 میل کا فاصلہ تھا اور دیگر گھوڑوں کی دوڑ مسجد بنی زریق سے ثنیۃ الوداع تک کرائی گئی۔ ان کا فاصلہ ایک میل تھا حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اس مقابلہ میں شامل تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ھل یقال مسجد بنی فلان حدیث نمبر 403)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام سبحہ تھا۔ ایک دفعہ اس کو آپؐ نے بازی میں دوڑایا۔ اس نے بازی جیتی تو آپؐ کو خاص مسرت ہوئی۔ (مسند احمد حدیث نمبر ط12166)

خطرہ میں سب سے آگے

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب انسانوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا (کسی طرف سے کوئی آواز آئی تھی) لوگ آواز کی طرف دوڑے تو سامنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو لوٹتے ملے آپؐ بات کی چھان بین کر کے واپس آ رہے تھے ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپؐ نے اپنی گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔ لوگوں کو سامنے آتے دیکھا تو فرمایا ڈرو نہیں میں دیکھ آیا ہوں کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ پھر آپؐ نے ابوطلحہ کے گھوڑے کے متعلق فرمایا ہم نے اس کو اپنی تیز رفتاری میں سمندر جیسا پایا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب الحمائل حدیث نمبر 2692)

آپؐ کا ارشاد ہے کہ گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک رحمٰن کے لئے، دوسرا انسان کے لئے اور تیسرا شیطان کے لئے، جو گھوڑا رحمٰن کے لئے ہوتا ہے، وہ اللہ کی راہ میں باندھا جاتا ہے، اور جو شیطان کے لئے ہوتا ہے، وہ جوئے اور ریس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور جو گھوڑا انسان کے لئے ہوتا ہے، اسے آدمی افزائش نسل کے لئے پالتا ہے اور وہ اس کی محتاجی دور کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔“

(صحیح بخاری کتاب المساقاۃ باب شرب الناس حدیث نمبر 2198)

اونٹوں کی دوڑ

احادیث میں اونٹوں کی دوڑ کا ذکر بھی ملتا ہے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ وہ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی۔ دوڑ میں سب سے آگے رہتی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان آیا۔ اس کی اونٹنی دوڑ

میں سب سے آگے نکل گئی۔ مسلمانوں کو اس کا بہت افسوس ہوا کہ ایک دیہاتی کی اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے بڑھ گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے اس افسوس کو بھانپ کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ اس کے غرور کو توڑنے کے لئے اسے نیچا دکھاتا ہے۔

(بخاری کتاب الجھاد باب ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3660)

کشتی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوی مسلمان اللہ کے نزدیک کمزور مسلمان سے زیادہ محبوب ہے۔

(صحیح مسلم کتاب القدر باب الامر بالقوۃ حدیث نمبر 4816)

اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہر وہ کھیل اور کسرت جائز ہے جس سے جسمانی قوت اور صحت حاصل ہو۔ علامہ سہیلیؒ ''روض الانف'' میں لکھتے ہیں کلاہ نامی ایک شخص جس کی جسمانی قوت کا یہ عالم تھا کہ وہ گائے کے چمڑے پر کھڑا ہو جاتا اور دس، دس آدمی مل کر اس چمڑے کو کھینچتے، چمڑہ پھٹ جاتا مگر وہ شخص اپنی جگہ سے نہ ہلتا تھا۔ اس نے بھی نبی کریمؐ سے مقابلہ کرنے کی خواہش ظاہر کی اور کہا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو میں ایمان لے آؤں گا۔ آنحضرتؐ نے اس سے کشتی لڑی اور کئی بار اسے شکست سے دوچار کیا، لیکن وہ مسلمان نہ ہوا۔ اس واقعے کو درج کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ کشتی کے فن کو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سند قبولیت عطا کی۔ یہ حقیقت ہے کہ کشتی ایک اعلیٰ درجے کی مردانہ ورزش ہے، جو تفریح اور قوت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

رسول کریمؐ نے ہر کس و ناکس کو پیغام حق پہنچایا، ان میں مکے کا پہلوان رکانہ بھی تھا۔ آپؐ نے اسے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا ''کیا تم اللہ سے نہیں ڈرو گے اور جس پیغام کی طرف بلاتا ہوں اسے قبول نہیں کرو گے۔'' اس نے کہا ''اگر مجھے یقین ہو جائے کہ آپ کا دعویٰ سچا ہے تو میں آپؐ پر ایمان لے آؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا ''اگر میں کشتی میں تمہیں پچھاڑ دوں تو میرے دعویٰ کی سچائی کا یقین کر لو گے۔'' اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے اسے کشتی کے مقابلہ کی دعوت دے دی۔ اس نے یہ دعوت قبول کر لی۔ نبی کریمؐ نے اس بہادر پہلوان کو پچھاڑ دیا۔ اس نے دوبارہ اور سہ بارہ مقابلہ کی خواہش کی ہر دفعہ نبی کریمؐ نے اسے پچھاڑ دیا۔ وہ کہنے لگا کہ میں حیران ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے گرا لیا ہے۔ یہی واقعہ رکانہ کے قبول اسلام کا موجب بن گیا۔

(سیرت ابن ھشام باب امر رکانہ جلد 1 ص 390)

جنگ احد کے وقت سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کم عمر بچے جو جہاد کے شوق میں ساتھ آ گئے تھے واپس کئے۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر۔ اسامہ بن زید۔ ابوسعید خدری وغیرہ سب واپس کئے گئے۔ رافع بن خدیج ان بچوں کے ہم عمر تھے مگر تیر اندازی میں اچھی مہارت رکھتے تھے ان کی اس خوبی کی وجہ سے ان کے والد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی سفارش کی کہ ان کو شریک جہاد ہونے کی اجازت دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سپاہیوں کی طرح خوب تن کر کھڑے ہو گئے تا کہ چست اور لمبے نظر آئیں؛ چنانچہ ان کا یہ داؤ چل گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اس پر ایک اور بچہ سمرہ بن جندب نامی جسے واپسی کا حکم مل چکا تھا اپنے باپ کے پاس گیا اور کہا کہ اگر رافع کو لیا گیا ہے تو مجھے بھی اجازت ملنی چاہئے کیونکہ میں رافع سے مضبوط ہوں اور اسے کشتی میں گرا لیتا ہوں۔ باپ کو بیٹے کے اس اخلاص پر بہت خوشی ہوئی اور وہ اسے ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بیٹے کی خواہش بیان کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اچھا رافع اور سمرہ کی کشتی کرواؤ، تا کہ معلوم ہو کہ کون زیادہ مضبوط ہے؛ چنانچہ مقابلہ ہوا اور واقعہ میں سمرہ نے پل بھر میں رافع کو اٹھا کر دے مارا۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس معصوم بچے کا دل خوش ہو گیا۔

(تاریخ طبری جلد 2 ص 61)

تیر افگنی

صحیح بخاری میں حضرت سلمہؓ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نشانہ بازی کا شوق دلایا کرتے تھے ایک دفعہ آپ نے اسلم قبیلہ کے کچھ افراد کو دیکھا کہ وہ تیروں سے نشانہ بازی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا اے بنی اسماعیل تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا جدامجد اسماعیل بھی بڑا تیر انداز تھا۔ اور میں فلاں ٹیم کے ساتھ ہوں اس پر دوسرے فریق نے مقابلہ چھوڑ دیا۔ حضور نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم کیسے مقابلہ کریں اس فریق کے ساتھ تو آپ ہیں۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا تیر چلاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الجھاد باب التحریض علی الرمی حدیث نمبر 2684)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ اپنے ساتھیوں کو تیر چلانے اور نشانہ بازی کرنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کافروں سے لڑنے کے لئے تم اپنی قوت جس قدر بڑھا سکتے ہو، بڑھاؤ خبردار، قوت تیر اندازی میں ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب فضل الرمی حدیث نمبر 3541)

بزارؒ اور طبرانیؒ نے حضورؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ ''تم تیر اندازی ضرور سیکھو کہ یہ بہترین کھیل ہے۔''

حضرت خالد بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ جہنی میرے پاس آتے اور فرماتے تھے آؤ تیر اندازی کریں۔ ایک دفعہ میں نے تاخیر کر دی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ذریعہ تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے۔

1۔ بنانے والا جو خیر کی نیت سے اسے بناتا ہے۔

2۔ تیر چلانے والا۔

3۔ جو تیر پکڑاتا ہے۔

فرمایا تیر اندازی کرو اور گھوڑ سواری کرو مگر مجھے تیر اندازی گھڑ سواری سے زیادہ پسند ہے۔ جس شخص نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے بھلا دیا اس نے کفران نعمت کیا۔

(سنن نسائی کتاب الخیل باب تادیب الرجل فرسہ حدیث نمبر 3522)

نیزہ بازی

نیزہ بازی اور شمشیر زنی سے بھی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا شغف تھا اور جو کوئی ان میں طاق ہوتا، آپؐ اس کی بہت تعریف فرماتے۔ ایک مرتبہ عید کے دن حبشیوں نے مسجد میں نیزہ بازی کے کرتب دکھانے چاہے تو آپؐ نے ان کو اجازت دے دی۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الحراب حدیث نمبر 897)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حبشیوں کو اس سے روکنا چاہا تو حضورؐ نے فرمایا: ''عمر، انہیں چھوڑ دو۔''

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب اذا فاتہ العید حدیث نمبر 934)

تعارف کتب

احمدی جنتری 2004ء

نام مجلہ	:	احمدی جنتری 2004ء
بانی	:	میاں محمد یامین مرحوم تاجر کتب
مرتبہ	:	فخر الحق شمس
ناشر	:	یامین پبلیکیشنز
قیمت	:	20 روپے

احمدی جنتری کے بانی میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب تھے، اس علمی مجلہ کی عمر اب 87 برس ہو گئی ہے۔ 1918ء سے قادیان سے جاری ہونے والی احمدی جنتری مسلسل اشاعت کا اعزاز حاصل کئے ہوئے ہے۔ کیلنڈر کے ساتھ ساتھ اس میں احباب کے لئے علمی، ادبی اور اخلاقی مسائل پر مبنی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

احمدی جنتری 2004ء اس وقت زیر تبصرہ ہے اس کے ٹائٹل پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک خوبصورت رنگین تصویر دی گئی ہے جو جنتری کو جاذب نظر بنا رہی ہے۔ سال گزشتہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہم سے جدا ہو گئے آپ کے بارہ میں ایک مضمون اور عہد خلافت رابعہ کے بارہ میں مختصر معلومات بھی شائع کی گئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختصر حالات و خدمات قبل از خلافت بھی شامل اشاعت ہیں۔

کیلنڈر 2004ء ماہ بماہ جس میں سن عیسوی، ہجری، ہجری شمسی اور بکرمی کے ساتھ ساتھ ہر تاریخ کے ساتھ ربوہ میں اوقات طلوع و غروب بھی دیئے گئے ہیں۔ مختلف موضوعات پر مضامین اور مختصر چٹکلے، نسخے، اقوال زریں، مفید معلومات اور منظوم کلام بھی جنتری کی زینت ہے۔ یہ علمی مجلہ کیلنڈر کے ساتھ ساتھ معلومات میں اضافے کا موجب ہوگا۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

عروج احمدیت کی ایک محیر العقول عالمی بشارت

حضرت مسیح موعود نے 20 فروری 1886ء کو (جبکہ آپ تنہا تھے نہ کوئی موعود اولاد تھی اور نہ کسی جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا) بذریعہ ضمیمہ ریاض ہند امرتسر یکم مارچ 1886ء حسب ذیل خبر شائع فرمائی:۔

''خدائے کریم جلشانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا .... تیری نسل بہت ہو گی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا .... **اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیلے گی .... خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا** .... میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے **نفوس اور اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا**''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 102-103)

کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
اس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرور روزگار

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35690 میں مسرت منیر زوجہ خالد محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 14 تولے مالیتی -/84000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مسرت منیر زوجہ خالد محمود کنری ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام وصیت نمبر 18596

مسل نمبر 35691 میں فضائلہ حمید بنت حمید احمد زاہد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فضائلہ حمید بنت حمید احمد زاہد شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 حمید احمد زاہد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط بٹ ولد خواجہ عبدالکریم خالد شیخوپورہ

مسل نمبر 35692 میں امۃ القدیر صبا زوجہ محمد داؤد بھٹی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگھڑ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/30000 روپے۔ طلائی زیورات مالیتی -/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ القدیر صبا زوجہ محمد داؤد بھٹی سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد بھٹی ولد محمد ابراہیم بھٹی سانگھڑ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 35694 میں بشیر احمد ولد عبدالغنی صاحب قوم بندیشہ جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 63 سال بیعت 1964ء ساکن چک نمبر 24 نبی پور ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 48 ایکڑ واقع چک نمبر 24 نبی ضلع سانگھڑ مالیتی -/2400000 روپے۔ نو عدد بکریاں مالیتی -/14000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے بصورت ٹھیکہ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشیر احمد ولد عبدالغنی صاحب چک نمبر 24 نبی پور ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد برادر موصی

مسل نمبر 35695 میں خلیل احمد ولد عبدالغنی مرحوم قوم بندیشہ جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 58 سال بیعت 1964ء ساکن چک نمبر 24 نبی پور ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 48 ایکڑ واقع چک نمبر 24 نبی پور ضلع سانگھڑ مالیتی -/2400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خلیل احمد ولد عبدالغنی صاحب چک نمبر 24 نبی پور ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد برادر موصی

مسل نمبر 35696 میں صوفی غلام رسول ولد خوشی محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 63 سال بیعت 1963ء ساکن غلہ منڈی شہداد پور ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین سوا ایکڑ واقع چک نمبر 15-115/L ضلع خانیوال مالیتی -/200000 روپے۔ دوکان واقع غلہ منڈی شہداد پور مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صوفی غلام رسول ولد خوشی محمد غلہ منڈی شہداد پور ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد بھٹی ولد محمد ابراہیم سانگھڑ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 35697 میں عمارہ چیمہ بنت خضر حیات چیمہ قوم چیمہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 63/EB عارف والا ضلع پاک پتن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عمارہ چیمہ بنت خضر حیات چیمہ چک نمبر 63/E.B عارف والا ضلع پاک پتن گواہ شد نمبر 1 خضر حیات چیمہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 وقار احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 35699 میں جاوید اقبال ولد محمد شریف صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ کاشتکاری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 433/ر ج۔ ب دھیر کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ ایک ایکڑ ایک کنال 7 مرلے واقع چک نمبر 195/مراد ضلع بہاولپور۔ زرعی اراضی رقبہ ایک ایکڑ دو کنال 10 مرلے واقع چک نمبر 433/ر ج۔ ب دھیر کے۔ مکان رقبہ ڈیڑھ مرلہ واقع چک نمبر 433/ر ج۔ ب دھیر کے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جاوید اقبال ولد محمد شریف چک نمبر 433/ر ج۔ ب دھیر کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 مدثر احمد ولد محمد اسماعیل لدھڑ کرم سنگھ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 محمد بشیر احمد ولد غلام نبی چک نمبر 433/ر ج۔ ب دھیر کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

مسل نمبر 35700 میں تحسین احمد ولد جاوید اقبال قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 433/ر ج۔ ب دھیر کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ

مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تحسین احمد ولد جاوید اقبال چک نمبر 433/ر ج۔ ب دھیر کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 مدثر احمد ولد محمد اسماعیل چک نمبر 433/ر ج۔ ب دھیر کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال والد موصی

مسل نمبر 35701 میں مبارک احمد سعادت ولد رحمت علی قوم مغل پیشہ معمار عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت معمار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد سعادت ولد رحمت علی دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رحمت علی والد موصی گواہ شد نمبر 2 فرید احمد طاہر ولد چوہدری رشید احمد سرور دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 35702 میں محمد مظفر ولد محمد ادریس شاہد قوم جٹ چہل پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد مظفر ولد محمد ادریس شاہد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء العلیم وصیت نمبر 31352 گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس شاہد والد موصی

مسل نمبر 35703 میں عفت ہمایوں بنت ملک مقصود احمد رہتاسی قوم قطب شاہی اعوان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عفت ہمایوں بنت ملک مقصود احمد رہتاسی دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 حبیب احمد ولد صادق الحسن دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ملک مقصود احمد رہتاسی والد موصیہ

مسل نمبر 35704 میں ثریا بیگم زوجہ محمد سلیمان پروازی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/3000 روپے۔ طلائی سیٹ وزنی 42 گرام 8 ملی گرام مالیتی -/26193 روپے۔ ترکہ والد محترم نقد رقم -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثریا بیگم زوجہ محمد سلیمان پروازی دارالیمن وسطی حمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمن وصیت نمبر 32286

مسل نمبر 35705 میں رضوانہ سلیمان بنت محمد سلیمان پروازی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی سیٹ وزنی 60 گرام مالیتی -/36700 روپے۔ لاکٹ سیٹ وزن 23 گرام مالیتی -/13400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رضوانہ سلیمان بنت محمد سلیمان پروازی دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیمان پروازی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمن وصیت نمبر 32286

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم مجید احمد خان صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ فائزہ مجید صاحبہ کا نکاح مکرم عاصم خان صاحب ابن رشید احمد خان صاحب ساکن سانگھڑ حال مقیم ٹورانٹو کینیڈا کے ساتھ مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 25 دسمبر 2003ء بروز جمعرات مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے بیت مبارک میں بعد نماز ظہر پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مکرمہ رضیہ عزیز صاحبہ بنت مکرم محمد منشا صاحب (فینسی جنرل سٹور رحمت بازار) فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح مکرم عمران عزیز صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب لودھی حال مقیم جرمنی کا نکاح مورخہ 23 دسمبر 2003ء بیت مبارک ربوہ میں مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم رفیع رضا قریشی صاحب کراچی لکھتے ہیں میرے ماموں سید عبدالباسط رضوی صاحب ابن نواب سید عبدالمومن رضوی صاحب آغا خان ہسپتال کراچی میں داخل ہیں ان کی انجیو پلاسٹی متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب (مرحوم) دارالرحمت وسطی ربوہ والدہ مکرم بشارت نوید صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو انجیو گرافی کیلئے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں داخل ہیں۔ کامل وعاجل شفاء کیلئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں کہ میرے چچا مکرم چوہدری عبدالرحمن سیفی صاحب ناظم انصاراللہ ضلع فیصل آباد مورخہ 13 جنوری 2004ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 66 سال وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے بیت الفضل میں پڑھائی۔ تدفین احمدیہ قبرستان فیصل آباد میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کرائی۔ آپ مارچ 1992ء تا وفات ناظم انصاراللہ ضلع فیصل آباد کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ مستعدی، خلوص اور لگن سے جماعتی خدمات کرتے۔ ضلع بھر کی جملہ مجالس کا اکثر دورہ کرتے۔ آپ کو اپنی آنکھوں کا عطیہ دینے کی بھی توفیق حاصل ہوئی۔ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بینک کی ٹیم نے ربوہ سے فیصل آباد پہنچ کر حصول کارنیا کی کارروائی مکمل کی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے ایک بیٹے عبدالحی عامر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالحمد فیصل آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے طلباء کی ضلعی سپورٹس مقابلہ جات میں کامیابی

فیصل آباد بورڈ کے زیر اہتمام سپورٹس کے سالانہ ضلعی مقابلہ جات مورخہ 9 تا 13 جنوری 2004ء کو شورکوٹ میں منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء نے بھرپور حصہ لیا۔ مختلف گیمز میں نصرت جہاں اکیڈمی کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مندرجہ ذیل کامیابیاں حاصل ہوئیں:۔

(1) باسکٹ بال۔ اول (آٹھویں مرتبہ چیمپئن شپ جیتی)
(2) ہاکی۔ اول۔ (پہلی مرتبہ شامل ہوئے)
(3) بیڈمنٹن سنگل۔ اول
(4) بیڈمنٹن ڈبل۔ اول
(5) ٹیبل ٹینس سنگل۔ اول
(6) ٹیبل ٹینس ڈبل۔ اول
(7) فٹ بال۔ دوم (پہلی مرتبہ شامل ہوئے)
(8) ہینڈ بال۔ سوم

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	24-جنوری	زوال آفتاب	12:21
ہفتہ	24-جنوری	غروب آفتاب	5:37
اتوار	25-جنوری	طلوع فجر	5:39
اتوار	25-جنوری	طلوع آفتاب	7:04

کشمیر پالیسی یکطرفہ تبدیل نہیں ہوگی صدر
مملکت جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ کشمیر پالیسی یکطرفہ تبدیل نہیں ہوگی۔ بھارت کو بھی لچک دکھانا ہوگی۔ آنے والے دنوں میں پاک ترک تعلقات مزید مضبوط ہونگے۔

بھارت کشمیری رہنماؤں کی رہائی پر رضامند
بھارت نے کشمیری جیلوں میں قید رہنماؤں کو رہائی دینے پر آمادگی ظاہر کردی ہے۔

جرنیلوں سے بھی ڈی بریفنگ ہوگی وزیر
داخلہ فیصل صالح نے کہا ہے کہ سائنس دانوں نے قابل فخر خدمات انجام دیں۔ ضرورت پڑی تو جرنیلوں سے بھی ڈی بریفنگ ہوگی۔ ایٹمی پروگرام قومی اثاثہ ہے اس پر کسی کی اجارہ داری نہیں جن سائنس دانوں نے پیسے کے لالچ میں قومی وقار کا سودا کیا ان سے باز پرس ہوگی۔ ڈی بریفنگ امریکہ کی چارج شیٹ پر نہیں ہورہی۔

ایٹمی سائنس دانوں کی ڈی بریفنگ وزیر
اعظم جمالی نے کہا ہے کہ ایٹمی سائنس دانوں کی ڈی بریفنگ ملکی مفاد میں ہے اسے سیاسی مسئلہ نہ بنایا جائے۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کررہی ہے سائنس دانوں سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے۔

عید الاضحیہ 2 فروری کو ہوگی مرکزی رویت
ہلال کمیٹی نے کہا ہے کہ ملک میں کہیں بھی ذوالحج کا چاند نظر نہیں آیا۔ لہٰذا عید 2 فروری بروز پیر ہوگی۔

اسلام عظیم مذہب ہے امریکہ کے وزیر خارجہ
کولن پاول نے کہا ہے کہ اسلام عظیم مذہب ہے لیکن مسلمان ممالک کے بعض مدارس میں طلباء کو مذہب کے بارے میں منفی تعلیم دی جاتی ہے جس سے وہ نہ صرف خود پسماندہ رہ جاتے ہیں بلکہ علاقائی امن کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ مدارس میں جدید تعلیم رائج کی جائے اور نفرت کی تعلیم نہ دی جائے۔

عراق کے تباہی پھیلانے والے ہتھیار
امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ عراق نے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار شام منتقل کردیئے ہیں۔

مریخ پر پانی بی بی سی نے بتایا ہے کہ سائنس دانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ماضی میں سرخ سیارے مریخ پر پانی موجود تھا۔ اس بات کا ثبوت جنوبی مراکش کے پہاڑوں پر پائے جانے والے شہاب ثاقب کے چٹانی ٹکڑوں سے ملا۔ شہاب ثاقب کے ٹکڑوں کی کیمیائی ساخت اور ترکیب کا تجزیہ برطانیہ کی ایک لیبارٹری میں کیا گیا۔

سادہ زندگی کی اہمیت

✪ تحریک جدید جماعتی ترقی کیلئے ایک مکمل منصوبہ ہے۔ اس کے لئے جب حضرت مصلح موعود نے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا۔ تو اس میں جماعت کے ہر طبقے کو کما حقہ، حصہ لینے کی غرض سے سادہ زندگی کی تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا:۔

''اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کو امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔''

(مطالبات صفحہ 30)

اس تحریک کی عالمگیر ذمہ داریاں متقاضی تھیں کہ امیر اور غریب سب اس میں حصہ لیں۔ اور مالی قربانی کی استعداد بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس غرض کیلئے سادہ زندگی اختیار کرکے اپنے حالات میں تبدیلی لانے کی تلقین ضروری تھی۔ حضرت مصلح موعود نے جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلائی جو آپ کے حسب ذیل ارشاد میں مضمر ہے، فرمایا۔

''اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں۔ اگر شادی بیاہ کرنے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں...... تو وہ قوم جس کی ذمہ داری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے اس کے لئے اپنے حالات میں کتنے بڑے تغیر اور کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے۔''

(مطالبات صفحہ 173)

یہ تبدیلی خدا کے فضل سے مطالبہ سادہ زندگی پر عمل کرنے سے پیدا کی جاسکتی ہے۔ اس لئے ہر فرد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مالی قربانی کی استعداد کو بڑھانے کیلئے سادہ زندگی اختیار کرکے کما حقہ خدمت دین میں حصہ لے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زحل (Saturn)

یہ سیارہ سائز کے اعتبار سے نظام شمسی کا دوسرا سب سے بڑا سیارہ ہے۔ مشتری سے قدرے چھوٹا ہے لیکن زمین سے مشتری کی نسبت تقریباً دوگنا دور ہونے کی وجہ سے اس کی نسبت بہت مدھم نظر آتا ہے۔ بایں ہمہ یہ تمام نظام شمسی میں سب سے زیادہ خوبصورت سیارہ ہے۔ مشتری اور یورینس سیاروں کے گرداگرد بھی رنگ دار دائرے موجود ہیں لیکن اس سیارے کے گرد کے دائرے قوس قزح کی طرح انتہائی خوبصورت اور روشن ہیں جو تین موٹی پٹیوں کے گرد سینکڑوں باریک رنگ برنگے دائروں پر مشتمل ہیں۔ اس کے گرد 23 چاند گردش کرتے ہیں جن میں سے ایک دیوقامت چاند Titan نامی ہماری زمین کے تقریباً نصف سائز کا ہے۔ اس سیارے کا قطر 74,600 میل ہے۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 93 کروڑ 26 لاکھ میل اور کم سے کم 83 کروڑ 80 لاکھ میل ہے۔ اس کا دن 10 گھنٹہ 39 منٹ کا اور سال زمین کے ساڑھے انتیس سال کے برابر ہے اور اس طرح اس کی محوری گردش اور سورج کے گرد مدار میں گردش دونوں انتہائی تیز ہیں۔ اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے 79 ہزار 5 سو ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہے۔

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
سستے برقعے
اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس
اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

کمبائینڈ فیبرکس
پرائیویٹ لمیٹڈ
عطاء بخش روڈ 17 کلومیٹر فیروز پور روڈ
لاہور پاکستان
TEL:92-42-111-111-116
Fax: 92-42-582-0112
Mobile: 92-300-844-7706
Email: info@combinedfabrics.com
Http:www.combinedfabrics.com